ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 458

Program:

Semester: Autumn 2026

ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY, ISLAMABAD

Course: Community Development (458) • Level: B.A.

Semester: Autumn 2026

Assignment No. 2 (Units 5-9)

Total Marks: 100 • Passing Marks: 40

SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

(For Study & Reference)

USMAN NOTES www.usmannotes.com

Note: This guide is prepared for study and reference purposes. Students are advised to read the relevant units of the course book, understand the concepts, and write their assignments in their own words.

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعے اور حوالے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ کورس کی کتاب کے متعلقہ یونٹس کا مطالعہ کریں، تصورات کو سمجھیں اور اسائنمنٹ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سوال نمبر 1: کمیونٹی کی تنظیم کے اہم مقاصد (20 نمبر)

سوال نمبر 1: کمیونٹی کی تنظیم کے اہم مقاصد بیان کریں۔ (20 نمبر)

تعارف

انسان اجتماعی زندگی گزارتا ہے، مگر محض اکٹھے رہنا ترقی کی ضمانت نہیں ہوتا۔ جب تک کمیونٹی کے افراد اپنے مشترکہ مسائل کو پہچان کر منظم انداز میں ان کے حل کے لیے کوشش نہ کریں، انفرادی کوششیں بکھری رہتی ہیں اور وسائل ضائع ہوتے ہیں۔ کمیونٹی کی تنظیم سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعے کسی بستی، گاؤں یا محلے کے لوگ اپنی مشترکہ ضروریات کو سمجھیں، ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوں، قیادت منتخب کریں اور ترتیب وار منصوبہ بندی کے ساتھ اپنے مسائل خود حل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ عمل کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اس جواب میں کمیونٹی کی تنظیم کے اہم مقاصد تفصیل سے بیان کیے جائیں گے۔

مشترکہ ضروریات کی نشاندہی اور ترجیحات کا تعین

تنظیم کا پہلا مقصد کمیونٹی کی مشترکہ ضروریات کو اجتماعی طور پر پہچاننا اور ان کی ترجیحات طے کرنا ہے۔ انفرادی سطح پر ہر شخص کی ضرورتیں الگ ہوتی ہیں، مگر جب لوگ اکٹھے بیٹھ کر بحث کرتے ہیں تو وہ ضرورتیں سامنے آتی ہیں جو سب کے لیے یکساں اہم ہیں، جیسے پینے کا صاف پانی، اسکول، ڈسپنسری یا نکاسی آب کا نظام۔ تنظیم اس بحث کو ایک نتیجے تک پہنچاتی ہے کہ سب سے پہلے کون سا مسئلہ حل کیا جائے۔ اس سے وسائل کی درست سمت میں سرمایہ کاری ہوتی ہے اور وہ منصوبے نہیں بنتے جن کی کمیونٹی کو ضرورت ہی نہ ہو۔

عوامی شرکت کو یقینی بنانا

دوسرا بڑا مقصد ترقیاتی عمل میں عوام کی بھرپور شرکت یقینی بنانا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ منصوبے عوام کی شرکت کے بغیر اوپر سے مسلط کیے گئے وہ ناکام ہوئے، کیونکہ لوگ انہیں اپنا نہیں سمجھتے تھے۔ تنظیم ہر طبقے کو، بشمول خواتین، نوجوانوں، غریبوں اور اقلیتوں کو، فیصلوں میں آواز دیتی ہے۔ جب لوگ خود فیصلہ کرتے ہیں تو وہ اس فیصلے کی کامیابی کے لیے وقت، محنت اور پیسہ لگانے پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ یہی شرکت تنظیم کو محض ایک مجلس سے بڑھا کر ایک عملی قوت بنا دیتی ہے، اور کمیونٹی میں اپنیت کا احساس پیدا کرتی ہے جو کسی بھی منصوبے کی پائیداری کی بنیاد ہے۔

مقامی وسائل کو مجتمع اور بروئے کار لانا

تیسرا مقصد کمیونٹی کے اپنے وسائل کو تلاش کرنا، انہیں مجتمع کرنا اور دانش مندی سے استعمال کرنا ہے۔ ہر کمیونٹی کے پاس کچھ نہ کچھ وسائل ضرور ہوتے ہیں: انسانی محنت، ہنر، مقامی مواد، رقوم اور سماجی تعلقات۔ غیر منظم کمیونٹی میں یہ وسائل بکھرے اور ضائع ہوتے رہتے ہیں، مگر تنظیم انہیں ایک جگہ جمع کر کے اجتماعی فائدے کے لیے استعمال کرتی ہے۔ مثال کے طور پر لوگ باری باری رضاکارانہ محنت سے سڑک یا نالہ بنا سکتے ہیں جس پر باہر سے لاکھوں روپے خرچ ہوتے۔ یہ مقصد کمیونٹی کو بیرونی امداد کی محتاجی سے نکال کر خود انحصاری کی طرف لے جاتا ہے۔

مقامی قیادت کی تیاری اور صلاحیت سازی

چوتھا مقصد مقامی قیادت کو ابھارنا اور لوگوں کی صلاحیتیں بڑھانا ہے۔ تنظیم کے اجلاسوں، بحثوں اور عملی کاموں سے عام لوگ فیصلہ سازی، حساب کتاب، ریکارڈ رکھنے اور دوسروں کو منظم کرنے جیسی مہارتیں سیکھتے ہیں۔ ان میں سے قدرتی قائد سامنے آتے ہیں جو آئندہ کمیونٹی کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ مقصد اس لیے اہم ہے کہ باہر کا کوئی کریا ادارہ ہمیشہ موجود نہیں رہتا؛ اگر مقامی قیادت تیار نہ ہو تو ادارے کے جاتے ہی کام ٹھپ ہو جاتا ہے۔ تنظیم درحقیقت قیادت کی تربیت گاہ ہے جہاں لوگ کر کے سیکھتے ہیں۔

اداروں سے رابطہ اور حقوق کا حصول

پانچواں مقصد کمیونٹی اور بیرونی اداروں، خصوصاً سرکاری محکموں، کے درمیان مؤثر رابطہ قائم کرنا ہے۔ اکیلا فرد سرکاری دفتر میں اکثر بے توجہی کا شکار ہوتا ہے، مگر منظم کمیونٹی کی آواز کو نظر انداز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ تنظیم کمیونٹی کی ضروریات کو منظم انداز میں متعلقہ اداروں تک پہنچاتی ہے، سہولتوں اور اسکیموں کی معلومات لوگوں تک لاتی ہے اور کمیونٹی کے جائز حقوق کے حصول کے لیے قانونی اور اجتماعی کوشش کی قیادت کرتی ہے۔ اس سے کمیونٹی اور اداروں کے درمیان تعاون بڑھتا ہے اور ترقیاتی وسائل کا بہتر تقسیم ممکن ہوتی ہے۔

سماجی یکجہتی، تنازعات کا حل اور سماجی انصاف

چھٹا مقصد کمیونٹی میں سماجی یکجہتی پیدا کرنا اور اندرونی تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنا ہے۔ جب لوگ مشترکہ کاموں میں اکٹھے ہوتے ہیں تو ان کے درمیان اعتماد اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔ تنظیم کے پلیٹ فارم پر چھوٹے تنازعات بیٹھ کر حل ہو جاتے ہیں، جس سے کمیونٹی بڑے جھگڑوں سے بچ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ تنظیم کمزور طبقات کے حقوق کی حفاظت بھی کرتی ہے، کیونکہ منظم کمیونٹی میں طاقتور افراد آسانی سے کمزوروں کا استحصال نہیں کر سکتے۔ یوں تنظیم سماجی انصاف اور کمزوروں کی اوازبننے کا مقاصد بھی حاصل کرتی ہے۔

منصوبوں کی منصوبہ بندی، عمل درآمد اور پائیداری

ساتواں مقصد ترقیاتی منصوبوں کی منصوبہ بندی، ان پر عمل درآمد اور ان کی دیکھ بھال کا مستقل نظام قائم کرنا ہے۔ تنظیم منصوبہ بناتی ہے، ذمہ داریاں تقسیم کرتی ہے، کام کی نگرانی کرتی ہے اور مکمل ہونے کے بعد اس کی مرمت و دیکھ بھال کا بندوبست کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منظم کمیونٹیوں کے منصوبے سالوں چلتے ہیں، جبکہ غیر منظم جگہوں پر بنی ہوئی سہولتیں چند مہینوں میں تباہ ہو جاتی ہیں۔ تنظیم اپنے اندر چھوٹی بچت اور فنڈ کا نظام بھی قائم کر سکتی ہے جس سے چھوٹے کام بیرونی امداد کے بغیر ہو جاتے ہیں۔ ان تمام مقاصد کا مجموعی حاصل یہ ہے کہ کمیونٹی مسائل کی فہرست گنوانے والی بھیڑ کے بجائے اپنے مسائل خود حل کرنے والا بااختیار ادارہ بن جائے۔

نتیجہ

حاصلِ کلام یہ ہے کہ کمیونٹی کی تنظیم کے مقاصد وسیع اور ہمہ جہت ہیں: مشترکہ ضروریات کی نشاندہی اور ترجیحات کا تعین، عوامی شرکت کی یقینی بناوٹ، مقامی وسائل کی مجتمعی، مقامی قیادت و صلاحیت کی تیاری، اداروں سے رابطہ اور حقوق کا حصول، سماجی یکجہتی و انصاف، اور منصوبوں کی پائیدار منصوبہ بندی و دیکھ بھال۔ یہ مقاصد مل کر کمیونٹی کو بے بس اور محتاج گروہ سے بدل کر خود اعتماد، منظم اور خود انحصار معاشرتی اکائی بنا دیتے ہیں۔ اسی لیے کمیونٹی ڈویلپمنٹ کا ہر سنجیدہ پروگرام اپنے آغاز میں سب سے پہلے کمیونٹی کی تنظیم پر توجہ دیتا ہے۔

سوال نمبر 2: معاشرتی تصادم اور پاکستانی معاشرے میں اس کی وجوہات (20 نمبر)

سوال نمبر 2: معاشرتی تصادم کیا ہے؟ پاکستانی معاشرے میں معاشرتی تصادم کی اہم وجوہات کیا ہیں؟ (20 نمبر)

تعارف

ہر معاشرے میں مختلف گروہ، طبقات اور مفادات موجود ہوتے ہیں، اور جب ان مفادات کا ٹکراؤ ہوتا ہے تو معاشرتی تصادم پیدا ہوتا ہے۔ تصادم سماجی زندگی کا فطری حصہ ہے؛ کوئی معاشرہ اس سے مکمل خالی نہیں ہوتا۔ البتہ جب تصادم شدت اختیار کر لے اور پرتشدد رخ اختیار کر لے تو یہ ترقی، امن اور قومی یکجہتی کے لیے سنگین خطرہ بن جاتا ہے۔ پاکستان کو بھی مختلف اقسام کے معاشرتی تصادموں کا سامنا ہے جن کی جڑیں معاشی، سیاسی، مذہبی، لسانی اور سماجی عوامل میں پائی جاتی ہیں۔ اس جواب میں پہلے معاشرتی تصادم کی تعریف اور نوعیت بیان کی جائے گی، پھر پاکستانی معاشرے میں اس کی اہم وجوہات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

معاشرتی تصادم سے کیا مراد ہے؟

معاشرتی تصادم سے مراد دو یا دو سے زیادہ افراد، گروہوں یا طبقات کے درمیان مفادات، اقدار، وسائل یا اختیار پر وہ ٹکراؤ ہے جس میں ہر فریق اپنے مقصد کے حصول کے لیے دوسرے فریق کی مخالفت کرتا ہے اور اسے روکنے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ماہرینِ سماجیات کے مطابق تصادم اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وسائل محدود ہوں اور ان پر دعوے دار زیادہ ہوں، یا جب گروہوں کی اقدار اور مقاصد باہم متصادم ہوں۔ تصادم کی شکلیں مختلف ہو سکتی ہیں: زبانی اختلاف اور مقابلہ بھی اس کی خفیف شکل ہے، ہڑتال اور احتجاج درمیانی شکل، جبکہ فسادات اور تشدد اس کی شدید ترین شکل ہیں۔ کارل مارکس نے طبقاتی تصادم کو سماجی تبدیلی کا محرک قرار دیا، جبکہ دیگر ماہرین نے اسے گروہی مفادات اور شناخت کی سیاست سے جوڑا ہے۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ تصادم ہمیشہ منفی نہیں ہوتا؛ جیسا کہ پچھلے مباحث میں بتایا گیا، محدود اور پرامن تصادم مسائل کو اجاگر کرتا ہے اور اصلاح کا راستہ کھولتا ہے۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب تصادم کے حل کے پرامن ادارہ جاتی ذرائع کمزور ہوں اور اختلاف تشدد میں بدل جائے۔ پاکستانی معاشرے کی وجوہات کا جائزہ اسی پس منظر میں لینا چاہیے۔

وجہ 1: معاشی عدم مساوات اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم

پاکستانی معاشرے میں تصادم کی سب سے بنیادی وجہ معاشی عدم مساوات ہے۔ دولت اور وسائل چند طبقات کے ہاتھوں میں مرکوز ہیں، جبکہ آبادی کی بڑی اکثریت غربت، مہنگائی اور بے روزگاری کا شکار ہے۔ جب عام آدمی دیکھتا ہے کہ وہ دو وقت کی روٹی کے لیے پریشان ہے اور دوسری طرف اشرافیہ عیاشی میں زندگی گزار رہی ہے تو اس میں محرومی اور نفرت کا احساس پیدا

ہوتا ہے۔ زمین کی غیر منصفانہ تقسیم، جاگیر داری نظام اور صنعتی مزدوروں کے استحصال نے امیر و غریب کے درمیان خلیج کو مزید گہرا کیا ہے۔ یہ طبقاتی کشمکش اکثر احتجاج، ہڑتالوں اور سیاسی عدم استحکام کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، اور معاشی انصاف کے بغیر اس کا خاتمہ ممکن نہیں۔

وجہ 2: لسانی اور صوبائی تعصبات

پاکستان مختلف لسانی اور ثقافتی گروہوں کا مجموعہ ہے، جو اپنی جگہ پر خوبصورت ہے، مگر بدقسمتی سے لسانی اور صوبائی تعصب بھی یہاں تصادم کی بڑی وجہ ہے۔ وسائل کی تقسیم، ملازمتوں کے کوٹے، پانی کے مسئلے اور ترقیاتی فنڈز پر صوبوں کے درمیان اختلافات وقتاً فوقتاً کشیدگی پیدا کرتے رہتے ہیں۔ شہروں میں بھی مختلف لسانی گروہوں کے درمیان روزگار اور اثر و رسوخ کا مقابلہ کئی مرتبہ پرتشدد تصادم کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جب لوگ خود کو شہری کے بجائے اپنے لسانی گروہ کی نظر سے دیکھنا شروع کر دیں اور سیاسی عناصر اس تقسیم کو اپنے مفاد کے لیے ہوا دیں تو قومی یکجہتی کمزور پڑ جاتی ہے اور معاشرتی تصادم بڑھتا ہے۔

وجہ 3: مذہبی اور فرقہ وارانہ اختلافات

مذہب ہمارے معاشرے کی سب سے حساس بنیاد ہے، اور مذہبی و فرقہ وارانہ اختلافات تصادم کی ایک سنگین وجہ ہیں۔ مختلف مسالک کے درمیان فکری اختلافات بذاتِ خود کوئی بری بات نہیں، مگر جب انتہا پسندی، عدم برداشت اور ایک دوسرے کو غلط قرار دینے کا رویہ بڑھ جائے تو یہ اختلافات تشدد میں بدل جاتے ہیں۔ بیرونی عناصر اور ذاتی مفادات بھی فرقہ وارانہ آگ کو ہوا دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے بھی مسائل سامنے آتے ہیں۔ اس تصادم کا حل مذہبی رواداری، بین المسالک ہم آہنگی اور قانون کی عملداری میں ہے، جس میں مذہبی رہنماؤں اور تعلیمی اداروں کا کردار کلیدی ہے۔

وجہ 4: سیاسی عدم استحکام اور اداروں کی کمزوری

ملک کی طویل سیاسی عدم استحکام کی تاریخ بھی معاشرتی تصادم کی اہم وجہ ہے۔ بار بار کی حکومتی تبدیلیاں، شخصیات کے گرد گھومتی سیاست اور کمزور جمہوری روایات نے اداروں کو مضبوط نہیں ہونے دیا۔ جب انصاف کے ادارے کمزور ہوں، پولیس اور عدالتی نظام عام آدمی کو بروقت انصاف نہ دے سکے تو لوگ مسائل کے حل کے لیے سڑکوں پر آنے اور خود قانون ہاتھ میں لینے پر مائل ہوتے ہیں۔ اسی طرح کرپشن اور اقربا پروری یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ میرٹ اور قانون کی کوئی قدر نہیں، جس سے نظام سے مایوسی اور تصادم کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے درمیان شدید محاذ آرائی بھی معاشرے کو گروہوں میں بانٹ کر تصادم کو بڑھاتی ہے۔

وجہ 5: تعلیم کی کمی، آبادی کا دباؤ اور نوجوانوں کی بے روزگاری

کم شرح خواندگی اور ناہموار تعلیمی نظام بھی تصادم کی وجوہات میں شامل ہے۔ ناخواندگی انسان کو انتہا پسند پروپیگنڈے اور افواہوں کا آسان شکار بناتی ہے۔ دوسری طرف تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار نہ ملنا بھی شدید مایوسی پیدا کرتا ہے؛ جب لاکھوں نوجوان ڈگریاں لے کر بے روزگار پھرتے ہیں تو ان میں نظام کے خلاف غصہ پیدا ہوتا ہے جو کسی بھی تصادم کی چنگاری بن سکتا ہے۔ تیزی سے بڑھتی آبادی وسائل پر دباؤ بڑھا رہی ہے: پانی، بجلی، رہائش، تعلیم اور صحت کی سہولتوں پر مقابلہ بڑھتا جا رہا ہے، اور وسائل کے لیے بڑھتا ہوا مقابلہ ہی تصادم کی سب سے پرانی جڑ ہے۔ شہروں کی طرف نقل مکانی نے کچی آبادیوں اور سہولتوں کی کمی کے مسائل پیدا کیے ہیں جو جرائم اور سماجی کشمکش کا سبب بنتے ہیں۔

وجہ 6: جاگیرداری، برادری ازم اور سماجی روایات

پاکستانی معاشرے کے بعض سماجی ڈھانچے بھی تصادم کو جنم دیتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں جاگیرداروں اور وڈیروں کا اثر و رسوخ چھوٹے کسانوں اور ہاریوں کے استحصال کا باعث بنتا ہے۔ برادری ازم اور قبائلی روایات اکثر خاندانی و برادری دشمنیوں کو نسلوں تک چلاتی ہیں؛ زمین، پانی اور عزت کے نام پر جھگڑے قتل و غارت تک پہنچ جاتے ہیں۔ پدرشاہی روایات خواتین کے حقوق کی راہ میں رکاوٹ ہیں، اور غیرت کے نام پر جرائم و تصادم عام اخبارات کی زینت بنتے ہیں۔ ان وجوہات کا خاتمہ قانون کی یکساں عملداری، تعلیم کے فروغ اور سماجی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں۔

نتیجہ

حاصلِ کلام یہ ہے کہ معاشرتی تصادم مفادات، اقدار اور وسائل پر گروہوں کے ٹکراؤ کا نام ہے، اور پاکستانی معاشرے میں اس کی وجوہات کسی ایک عامل میں نہیں بلکہ کئی عوامل کے مجموعے میں ملتی ہیں: معاشی عدم مساوات اور غربت، لسانی و صوبائی تعصب، مذہبی و فرقہ وارانہ عدم برداشت، سیاسی عدم استحکام اور کمزور ادارے، کم تعلیم و نوجوانوں کی بے روزگاری، آبادی کا دباؤ، جاگیرداری اور برادری دشمنیاں۔ ان وجوہات کا خاتمہ طویل المدت اصلاحات سے ممکن ہے: منصفانہ معاشی پالیسیاں، معیاری تعلیم، روزگار کے مواقع، مذہبی رواداری، مضبوط اور غیر جانبدار ادارے، اور کمیونٹی کی سطح پر مفاہمت و تنظیم کا فروغ۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے کارکن کے لیے ان وجوہات کو سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ وہ کمیونٹی میں تصادم کو پھیلنے سے پہلے روک سکے اور اسے تعمیری سمت دے سکے۔

سوال نمبر 3: پاکستان میں جاری کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹس (20 نمبر)

سوال نمبر 3: پاکستان میں فی الوقت جاری کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے پراجیکٹس کا جائزہ اور وضاحت پیش کریں۔ (20 نمبر)

تعارف

پاکستان میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی کوششیں آزادی کے فوراً بعد گاؤں کی ترقی کے پروگراموں سے شروع ہوئی تھیں، اور آج یہ شعبہ حکومت، غیر سرکاری تنظیموں، عالمی اداروں اور خود کمیونٹی کی تنظیموں کے اشتراک سے ایک وسیع نیٹ ورک کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ان پراجیکٹس کا مقصد غربت کا خاتمہ، تعلیم و صحت کی سہولتوں کی فراہمی، صاف پانی و نکاسی، خواتین کو بااختیار بنانا اور مقامی آبادی کو اپنے مسائل خود حل کرنے کے قابل بنانا ہے۔ اس جواب میں فی الوقت جاری اہم پراجیکٹس اور پروگراموں کا جائزہ پیش کیا جائے گا، جن میں دیہی امدادی پروگرامز، سماجی تحفظ کے پروگرام، صحت و تعلیم کے منصوبے، پانی و صفائی کے پراجیکٹس اور کمیونٹی انفراسٹرکچر کے کام شامل ہیں۔

دیہی امدادی پروگرامز (رورل سپورٹ پروگرامز)

پاکستان میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ کا سب سے کامیاب اور وسیع ماڈل دیہی امدادی پروگرامز کا ہے۔ اس سلسلے کی بنیاد آغا خان رورل سپورٹ پروگرام نے شمالی علاقہ جات میں رکھی، جس کے بعد نیشنل رورل سپورٹ پروگرام، پنجاب رورل سپورٹ پروگرام، سرحد رورل سپورٹ پروگرام، سندھ رورل سپورٹ آرگنائزیشن اور بلوچستان رورل سپورٹ پروگرام جیسے ادارے قائم ہوئے۔ یہ پروگرام کمیونٹی تنظیمیں بنا کر کام کرتے ہیں: گاؤں کی سطح پر تنظیمیں، خواتین کی الگ تنظیمیں اور ان کا اتحاد بڑی تنظیموں کی شکل میں۔ ان کے ذریعے چھوٹے قرضے، بچت کی اسکیمیں، انفراسٹرکچر کے چھوٹے منصوبے مثلاً پانی کی اسکیمیں، رابطہ سڑکیں، آبپاشی کی نہریں، اور ہنر کی تربیت جیسے کام ہوتے ہیں۔ اس ماڈل کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں عوامی شرکت اور مقامی تنظیم کو شرط رکھا جاتا ہے، جس سے منصوبے پائیدار ثابت ہوتے ہیں اور لاکھوں خاندانوں تک رسائی ممکن ہوئی ہے۔

بینظیر انکم سپورٹ پروگرام اور احساس سے جڑے اقدامات

سماجی تحفظ کے شعبے میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام ملک کا سب سے بڑا پروگرام ہے، جس کے تحت لاکھوں غریب خاندانوں، خصوصاً خواتین کو باقاعدگی سے نقد امداد دی جاتی ہے۔ اسی پروگرام کے تحت کفالت، تعلیمی وظائف اور نشوونما جیسے ذیلی پروگرام بھی چل رہے ہیں: بچوں کی اسکول حاضری پر والدین کو وظیفہ ملتا ہے اور حاملہ خواتین و چھوٹے بچوں کی غذائی ضروریات کے لیے امداد دی جاتی ہے۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے نقطہ نظر سے یہ پروگرام اہم ہے کیونکہ اس نے غریب خواتین کو بینک کھاتے، شناختی کارڈ اور مالی نظام سے جوڑا ہے، اور سماجی تحفظ کو خیرات کے بجائے شہری حق کے طور پر تسلیم کرنے کی راہ ہموار کی ہے، اگرچہ اس پر بحث بھی جاری رہتی ہے کہ نقد امداد کے ساتھ ہنر و روزگار کے پروگرام بھی جوڑے جائیں تاکہ خاندان امداد پر انحصار کے بجائے خود کفیل ہوں۔

صحت کے کمیونٹی پر مبنی پروگرام

صحت کے شعبے میں سب سے نمایاں کمیونٹی پر مبنی پروگرام لیڈی ہیلتھ ورکرز کا پروگرام ہے، جسے نیشنل پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی و بنیادی صحت کہا جاتا ہے۔ اس کے تحت ایک لاکھ سے زائد تربیت یافتہ خواتین اپنے ہی علاقوں میں گھر گھر جا کر ماں و بچے کی صحت، حفاظتی ٹیکوں، خاندانی منصوبہ بندی اور صفائی کی آگاہی فراہم کرتی ہیں۔ یہ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی بہترین مثال ہے کیونکہ صحت کی خدمت کمیونٹی کی اپنی بیٹیوں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے، جس سے اعتماد اور رسائی دونوں بڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ حفاظتی ٹیکوں کا توسیعی پروگرام، پولیو کے خاتمے کی مہمات اور ضلعی سطح پر بنیادی صحت کے مراکز کی بہتری کے منصوبے بھی جاری ہیں، جن میں کمیونٹی کی شرکت اور آگاہی کو مرکزی حیثیت دی جاتی ہے۔

تعلیم، پانی و صفائی اور انفراسٹرکچر کے پراجیکٹس

تعلیم کے شعبے میں سرکاری اسکولوں کی بہتری کے ساتھ ساتھ کمیونٹی اسکولوں، غیر رسمی تعلیم کے مراکز اور پرائیویٹ شعبے کے تعاون سے چلنے والے پروگرام قابلِ ذکر ہیں۔ کئی تنظیمیں دور دراز علاقوں میں کمیونٹی کی فراہم کردہ جگہ اور مقامی اساتذہ کی بنیاد پر اسکول چلاتی ہیں۔ پانی و صفائی کے شعبے میں کمیونٹی کی شمولیت سے مکمل صفائی کے پروگرام چل رہے ہیں جن میں گاؤں کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دینے کے لیے رویوں کی تبدیلی پر کام کیا جاتا ہے، اور واٹر ایڈ و دیگر تنظیموں کے تعاون سے صاف پانی و نکاسی کی اسکیمیں بنتی ہیں۔ اسی طرح کمیونٹی انفراسٹرکچر کے پراجیکٹس میں کمیونٹی تنظیمیں اپنا حصہ ڈال کر گلیوں کی پختگی، نالیوں، چھوٹے پلوں اور پانی کی فراہمی کے منصوبے مکمل کرتی ہیں، جن کی دیکھ بھال بھی انہی تنظیموں کے ذمے ہوتی ہے۔

خواتین کی ترقی اور خود روزگار کے پراجیکٹس

خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ملک بھر میں متعدد پراجیکٹس چل رہے ہیں۔ مائیکرو فنانس ادارے اور بینک خواتین کو چھوٹے کاروباروں کے لیے قرضے دیتے ہیں؛ کشیدہ کاری، سلائی کڑھائی، مویشی پالن اور چھوٹی دکانوں جیسے شعبوں میں خواتین گھر بیٹھے آمدنی کما رہی ہیں۔ حکومتی سطح پر خواتین کے ہنر مراکز، صنعتی گھر اور ووکیشنل ٹریننگ کے پروگرام چل رہے ہیں، جبکہ غیر سرکاری تنظیمیں خواتین کو گروپوں میں منظم کر کے بچت، قرض، تربیت اور مارکیٹ تک رسائی کی سہولت دیتی ہیں۔ نوجوانوں کے لیے وزیراعظم کے نوجوان پروگراموں کے تحت قرضہ اسکیمیں اور ہنر کی تربیت کے منصوبے جاری ہیں۔ اس کے علاوہ شہری علاقوں میں کچی آبادیوں کی بہتری، سیلاب و آفات کے بعد بحالی کے کمیونٹی پر مبنی پراجیکٹس، اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے شجرکاری و آگاہی کے منصوبے بھی کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے جاری کاموں میں شامل ہیں۔

مجموعی جائزہ: کامیابیاں اور چیلنجز

ان پراجیکٹس کا مجموعی جائزہ لیں تو چند کامیابیاں واضح ہیں: کمیونٹی تنظیموں کا ملک گیر نیٹ ورک وجود میں آ چکا ہے، لاکھوں خواتین مالی نظام اور ترقیاتی عمل میں شامل ہوئی ہیں، دور دراز علاقوں تک صحت و تعلیم کی بنیادی سہولتیں پہنچی ہیں، اور شراکتی ترقی کے ماڈل نے عالمی سطح پر بھی پذیرائی حاصل کی ہے۔ لیکن چیلنجز بھی کم نہیں: بہت سے پروگرام منصوبہ بندی کے بجائے سیاسی بنیادوں پر شروع ہوتے ہیں، فنڈز کی تاخیر اور کرپشن معیار کو متاثر کرتی ہے، اداروں کے درمیان ہم آہنگی کی کمی سے ایک ہی علاقے میں کام دہرایا جاتا ہے جبکہ دوسرے علاقے محروم رہتے ہیں، اور سب سے بڑا چیلنج پائیداری کا ہے کہ کئی منصوبے پروگرام ختم ہوتے ہی کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ان مسائل کا حل بہتر گورننس، شفافیت، کمیونٹی تنظیموں کو قانونی حیثیت اور مقامی حکومتوں کے نظام سے جوڑنے میں ہے۔

نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے پراجیکٹس کا دائرہ آج بہت وسیع ہو چکا ہے: دیہی امدادی پروگرام سے کمیونٹی تنظیمیں، بینظیر انکم سپورٹ کا سماجی تحفظ، لیڈی ہیلتھ ورکرز کی صحت خدمات، غیر رسمی تعلیم اور کمیونٹی اسکول، پانی و صفائی اور انفراسٹرکچر کی شراکتی اسکیمیں، اور خواتین و نوجوانوں کے لیے ترغیبی ہنر کے پروگرام اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔ ان پراجیکٹس نے ثابت کیا ہے کہ جب ترقی عوام کی شرکت سے ہوتی ہے تو نتائج بہتر اور پائیدار ہوتے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان تجربات کو مربوط قومی پالیسی کی شکل دی جائے، تاکہ کمیونٹی ڈویلپمنٹ وقتی منصوبوں کے بجائے مستقل قومی نظام بن سکے۔

سوال نمبر 4: تحقیق کے مختلف مراحل پر جامع نوٹ (20 نمبر)

سوال نمبر 4: تحقیق کے مختلف مراحل پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ (20 نمبر)

تعارف

تحقیق سے مراد کسی مسئلے یا سوال کا منظم، سائنسی اور ترتیب وار مطالعہ ہے جس سے نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں یا موجودہ معلومات کی تصدیق ہوتی ہے۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں تحقیق کی اہمیت اس لیے بہت زیادہ ہے کہ درست فیصلے اور مؤثر پروگرام اسی وقت بن سکتے ہیں جب کمیونٹی کے حالات، مسائل اور ضروریات کے بارے میں درست معلومات موجود ہوں۔ اندازوں پر مبنی

پروگرام عموماً ناکام ہوتے ہیں، جبکہ تحقیق پر مبنی پروگرام کامیاب ہوتے ہیں۔ تحقیق کوئی بے ترتیب سرگرمی نہیں بلکہ یہ متعین مراحل سے گزرتی ہے، اور ہر مرحلہ اگلے مرحلے کی بنیاد ہوتا ہے۔ اس جواب میں تحقیق کے ان تمام مراحل پر جامع نوٹ پیش کیا جاتا ہے۔

مرحلہ 1: مسئلے کا انتخاب اور تعین

تحقیق کا پہلا مرحلہ مسئلے کا انتخاب اور اس کی واضح تعریف ہے۔ محقق سب سے پہلے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ کس مسئلے پر تحقیق کرے گا، مثلاً کسی گاؤں میں بچوں کی اسکول سے محرومی، یا کسی بستی میں بیماریوں کی وجوہات۔ مسئلہ ایسا ہونا چاہیے جو اہم ہو، قابلِ تحقیق ہو اور جس کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ مسئلے کو منتخب کرنے کے بعد اسے واضح اور محدود الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے تاکہ تحقیق کی سمت متعین ہو جائے۔ یہ مرحلہ سب سے نازک ہے، کیونکہ اگر مسئلہ غلط یا مبہم منتخب ہو تو ساری محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ مسئلے کے انتخاب میں ذاتی تجربہ، ادب کا مطالعہ، ماہرین سے مشاورت اور کمیونٹی کی ترجیحات سب مددگار ہوتے ہیں۔

مرحلہ 2: متعلقہ ادب کا جائزہ

دوسرا مرحلہ متعلقہ ادب یعنی پہلے سے موجود تحقیقی مواد کا مطالعہ ہے۔ محقق کتابیں، تحقیقی مقالات، رپورٹیں اور دیگر تحقیقات دیکھتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اس موضوع پر پہلے کیا کام ہو چکا ہے، کون سے سوالات باقی ہیں اور کن طریقوں سے بہتر نتائج ملے۔ اس جائزے سے تحقیق کی دہرائی سے بچا جاتا ہے، مفروضات بنانے میں مدد ملتی ہے اور تحقیق کا نظری ڈھانچہ ملتا ہے۔ کمیونٹی کی تحقیق میں سرکاری اعداد و شمار، مردم شماری اور الیکشن کمیشن و محکموں کی رپورٹیں بھی اسی ادب کا حصہ ہوتی ہیں۔

مرحلہ 3: مقاصد اور مفروضے کی تشکیل

تیسرا مرحلہ تحقیق کے مقاصد کا تعین اور مفروضے قائم کرنا ہے۔ مقاصد بتاتے ہیں کہ تحقیق سے کیا حاصل کرنا ہے؛ یہ واضح، قابلِ پیمائش اور محدود ہونے چاہئیں۔ مفروضہ کسی مسئلے کے بارے میں وہ عارضی اندازہ یا دعویٰ ہوتا ہے جسے تحقیق کے ذریعے پرکھا جاتا ہے، مثلاً یہ مفروضہ کہ والدین کی تعلیم سے بچوں کی اسکول حاضری بڑھتی ہے۔ مفروضہ درست بھی ثابت ہو سکتا ہے اور غلط بھی؛ تحقیق کا کام غیر جانبداری سے اس کی جانچ ہے۔ مقاصد اور مفروضے تحقیق کو سمت دیتے ہیں اور یہ فیصلہ آسان کرتے ہیں کہ کون سی معلومات جمع کرنی ہیں اور کون سی نہیں۔

مرحلہ 4: تحقیقی خاکہ (ڈیزائن) اور طریقہ کار

چوتھا مرحلہ تحقیقی خاکہ تیار کرنا ہے، جس میں یہ طے ہوتا ہے کہ تحقیق کس طریقے سے ہو گی۔ اس میں تحقیق کی نوعیت کا انتخاب شامل ہے: آیا یہ وضاحتی ہو گی، تجرباتی ہو گی یا سروے پر مبنی؛ معلومات کن ذرائع سے جمع ہوں گی؛ آبادی کون سی ہے اور اس میں سے نمونہ کیسے منتخب ہو گا؛ اور کون سے اوزار استعمال ہوں گے، جیسے سوالنامہ، انٹرویو، مشاہدہ یا گروہی مباحثہ۔ نمونے کا

درست انتخاب اس مرحلے کی جان ہے، کیونکہ اگر نمونہ پوری آبادی کی درست نمائندگی نہ کرے تو نتائج قابلِ اعتماد نہیں ہوتے۔ اسی مرحلے میں وقت، بجٹ اور عملے کی منصوبہ بندی بھی ہوتی ہے۔

مرحلہ 5: معلومات کی جمع آوری

پانچواں مرحلہ اصل میدان میں معلومات جمع کرنا ہے۔ محقق یا اس کی ٹیم سوالنامے بھرواتی ہے، انٹرویو کرتی ہے، مشاہدہ کرتی ہے اور دستاویزی ریکارڈ اکٹھا کرتی ہے۔ معلومات دو قسم کی ہوتی ہیں: بنیادی معلومات جو براہِ راست میدان سے حاصل ہوں، اور ثانوی معلومات جو پہلے سے موجود ریکارڈ سے ملیں۔ اس مرحلے میں دیانت داری انتہائی ضروری ہے؛ معلومات جیسی ملیں ویسی ہی درج کی جائیں، اپنی مرضی سے تبدیلی تحقیق کو بے کار کر دیتی ہے۔ میدان میں کمیونٹی کا تعاون حاصل کرنا، لوگوں کو تحقیق کا مقصد بتانا اور ان کی معلومات کی رازداری کی یقین دہانی کرانا بھی اسی مرحلے کا حصہ ہے۔

مرحلہ 6، 7: معلومات کی تدوین، تجزیہ اور تعبیر

معلومات جمع ہونے کے بعد چھٹا مرحلہ ان کی تدوین اور درجہ بندی ہے: جوابات کو گروپوں میں بانٹا جاتا ہے، جدول بنائے جاتے ہیں اور اعداد و شمار کو ترتیب دیا جاتا ہے۔ ساتواں مرحلہ تجزیہ و تعبیر ہے، جس میں ان جدولوں اور اعداد سے نتائج نکالے جاتے ہیں: فیصد، اوسط اور دیگر شماریاتی طریقوں سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ مفروضہ درست ثابت ہوا یا نہیں، اور مختلف عوامل کے درمیان کیا تعلق پایا گیا۔ تجزیے میں صرف اعداد ہی کافی نہیں ہوتے؛ محقق کو ان کے پیچھے کی سماجی حقیقتوں کو بھی سمجھنا ہوتا ہے۔ مثلاً اگر اعداد بتائیں کہ لڑکیوں کی حاضری کم ہے تو تعبیر میں یہ بھی بتانا ہو گا کہ وجوہات ثقافتی ہیں، معاشی ہیں یا فاصلہ اور سہولتوں کی کمی اس کا سبب ہے۔

جدول: تحقیق کے مراحل ایک نظر میں

جدول 1: تحقیق کے مراحل اور ان کا خلاصہ

نمبر	مرحلہ	خلاصہ
1	مسئلے کا انتخاب و تعین	تحقیق کے موضوع کو واضح اور محدود کرنا
2	ادب کا جائزہ	پچھلی تحقیقات اور مواد کا مطالعہ
3	مقاصد و مفروضہ	اہداف اور پرکھے جانے والے دعوے کی تشکیل

طریقہ کار، اوزار اور نمونے کا انتخاب	تحقیقی خاکہ و نمونہ	4
سوالنامہ، انٹرویو اور مشاہدے سے ڈیٹا حاصل کرنا	معلومات کی جمع آوری	5
معلومات کو ترتیب دے کر جدول بنانا	تدوین و درجہ بندی	6
نتائج نکالنا اور مفروضے کی جانچ	تجزیہ و تعبیر	7
نتائج اور قابلِ عمل تجاویز پیش کرنا	رپورٹ و سفارشات	8

مرحلہ 8: نتائج، سفارشات اور رپورٹ سازی

آخری مرحلہ نتائج کو مرتب کرنا اور تحقیقی رپورٹ تیار کرنا ہے۔ رپورٹ میں تحقیق کا تعارف، مقاصد، طریقہ کار، نتائج، بحث اور سفارشات شامل ہوتی ہیں۔ اچھی تحقیق صرف نتائج بیان نہیں کرتی بلکہ قابلِ عمل سفارشات بھی دیتی ہے، جیسے کمیونٹی کے مسئلے کے حل کے لیے کون سے اقدامات کس ترتیب سے لیے جائیں۔ رپورٹ سادہ اور واضح زبان میں ہو تاکہ پالیسی ساز، ادارے اور خود کمیونٹی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ عمل کی تحقیق میں رپورٹ کے بعد ایک اور قدم بھی ہوتا ہے: نتائج کی روشنی میں عملی اقدام اور پھر اس اقدام کے اثرات کا دوبارہ مطالعہ۔ یوں تحقیق ایک چکر کی صورت میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ کو مسلسل بہتر بناتی رہتی ہے۔

نتیجہ

حاصلِ کلام یہ ہے کہ تحقیق آٹھ باہم مربوط مراحل سے گزرتی ہے: مسئلے کا انتخاب و تعین، ادب کا جائزہ، مقاصد و مفروضے کی تشکیل، تحقیقی خاکہ و نمونہ سازی، معلومات کی جمع آوری، تدوین و درجہ بندی، تجزیہ و تعبیر، اور نتائج و سفارشات پر مبنی رپورٹ سازی۔ ان مراحل کی ترتیب اور دیانت داری ہی تحقیق کو علمی وقار دیتی ہے۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں تحقیق کا کردار اس لیے بنیادی ہے کہ یہ ہر پروگرام سے پہلے ضرورت کا درست اندازہ، پروگرام کے دوران سمت کی درست نشاندہی، اور پروگرام کے بعد جائزے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

سوال نمبر 5: مختصر نوٹس (20 نمبر)

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔ (ہر نوٹ 5 نمبر) 1۔ تعلیم کے معاشی مقاصد و فرائض 2۔ گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت 3۔ فضائی آلودگی کا خاتمہ اور صحت 4۔ اجتماعی تربیت کی اہمیت

تعارف

اس سوال کے چار نوٹس کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے چار مختلف مگر اہم پہلوؤں سے متعلق ہیں۔ تعلیم کے معاشی مقاصد و فرائض بتاتے ہیں کہ تعلیم روزگار اور قومی معیشت سے کس طرح جڑی ہے؛ گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت کمیونٹی ورکر کی تنظیمی مہارت کو اجاگر کرتی ہے؛ فضائی آلودگی کا خاتمہ اور صحت ماحول و صحت کے تعلق کو واضح کرتی ہے؛ اور اجتماعی تربیت کی اہمیت اجتماعی زندگی کی صلاحیتوں کی نشوونما پر روشنی ڈالتی ہے۔ ذیل میں ہر موضوع پر الگ نوٹ پیش کیا جاتا ہے۔

نوٹ 1: تعلیم کے معاشی مقاصد و فرائض

تعلیم کے معاشی مقاصد سے مراد وہ اہداف ہیں جن سے فرد اور معاشرے کی معاشی حالت بہتر ہوتی ہے۔ سب سے پہلا مقصد فرد کو روزگار کے قابل بنانا ہے: تعلیم انسان کو علم اور ہنر دیتی ہے جس سے وہ اچھی ملازمت یا اپنا کاروبار کر سکتا ہے۔ دوسرا مقصد افرادی قوت کی پیداواری صلاحیت بڑھانا ہے؛ تربیت یافتہ مزدور، کسان اور فنی ماہر زیادہ اور بہتر پیداوار دیتے ہیں، جس سے قومی آمدنی بڑھتی ہے۔ تیسرا مقصد غربت کا خاتمہ ہے؛ تعلیم یافتہ خاندان بہتر آمدنی کما کر غربت کے چکر سے نکلتے ہیں۔ چوتھا مقصد قدرتی وسائل کا بہتر استعمال اور نئی ٹیکنالوجی کو اپنانا ہے، کیونکہ تعلیم یافتہ کسان اور صنعت کار جدید طریقے جلد سیکھتے ہیں۔

تعلیم کے معاشی فرائض میں قوم کو اہل انجینئر، ڈاکٹر، استاد، ماہر زراعت اور منیجر فراہم کرنا، عوام میں بچت اور سرمایہ کاری کا شعور پیدا کرنا، اور معاشی منصوبہ بندی کے لیے تربیت یافتہ ذہن تیار کرنا شامل ہے۔ یہ بات تحقیق سے ثابت ہے کہ تعلیم پر خرچ کی گئی رقم سرمایہ کاری ہے جو کئی گنا منافع دیتی ہے؛ جن ممالک نے تعلیم میں سرمایہ کاری کی وہ معاشی دوڑ میں آگے نکل گئے۔ اس کے برعکس جہاں تعلیم معاشی تقاضوں سے منقطع ہو، وہاں پڑھے لکھے بے روزگاروں کی فوج تیار ہوتی ہے۔ اس لیے نصاب کو ہنر اور مارکیٹ کی ضروریات سے جوڑنا، خاص طور پر خواتین کی تعلیم کو فروغ دینا جس سے خاندانی آمدنی دوگنی ہوتی ہے، تعلیم کے معاشی مقاصد کے حصول کی شرط ہے۔

نوٹ 2: گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت

گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت سے مراد یہ ہے کہ فرد دوسروں کے ساتھ مل کر، تعاون اور ہم آہنگی کے ساتھ، مشترکہ مقصد کے لیے کام کر سکے۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کا سارا کام ہی گروپوں کے ذریعے ہوتا ہے: کمیونٹی تنظیمیں، خواتین کے گروپ، بچت گروپ اور رضاکار ٹیمیں۔ اس صلاحیت کے کئی اجزا ہیں: دوسروں کی بات سننا اور ان کی رائے کا احترام کرنا، اپنی ذمہ داری وقت پر پوری کرنا، مشکل وقت میں ساتھیوں کی مدد کرنا، اختلاف کو جھگڑے کے بجائے بحث سے حل کرنا، اور گروپ کے فیصلے کو اپنی ذاتی پسند پر ترجیح دینا۔ جس گروپ کے اراکین میں یہ صلاحیت ہوتی ہے وہ بڑے سے بڑا کام بھی کم وسائل میں کر لیتا ہے۔

یہ صلاحیت قدرتی بھی ہوتی ہے اور سیکھی بھی جا سکتی ہے۔ کمیونٹی ورکر گروپوں کو تشکیل دیتے وقت اراکین کو ذمہ داریاں گھما کر دیتا ہے، اجلاسوں میں سب کو بولنے کا موقع دیتا ہے اور اجتماعی کامیابیوں کو سب کے نام کرتا ہے، جس سے یہ صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔ اس صلاحیت کی کمی گروپوں کے ٹوٹنے کی سب سے بڑی وجہ ہے: جب اراکین انا، گروہ بندی یا عدم تعاون کا شکار ہوں تو تنظیمیں ختم ہو جاتی ہیں۔ آج کے دور میں یہ صلاحیت سرٹیفکیٹ کمیونٹی کے لیے نہیں بلکہ ہر پیشے کے لیے بنیادی شرط بن چکی ہے، کیونکہ کوئی بھی بڑا کام اکیلا فرد نہیں کر سکتا؛ ٹیم ورک ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

نوٹ 3: فضائی آلودگی کا خاتمہ اور صحت

فضائی آلودگی سے مراد ہوا میں دھوئیں، گرد و غبار، زہریلی گیسوں اور دیگر مضر اجزا کا اس حد تک بڑھ جانا ہے کہ وہ انسانی صحت اور ماحول کے لیے نقصان دہ ہو جائیں۔ اس کے بڑے اسباب فیکٹریوں اور گاڑیوں کا دھواں، اینٹوں کے بھٹے، کوڑا کرکٹ اور فصلوں کی باقیات کو جلانا، اور چولہوں میں نامناسب ایندھن کا استعمال ہیں۔ فضائی آلودگی صحت کے لیے انتہائی خطرناک ہے: یہ دمہ، سانس کی بیماریاں، پھیپھڑوں کے کینسر، دل کے امراض اور بچوں کی نشوونما میں کمی کا سبب بنتی ہے۔ ہمارے بڑے شہروں میں سموگ کا مسئلہ ہر موسم سرما میں صحت کا بحران بن جاتا ہے، اسکول بند ہوتے ہیں اور اسپتال مریضوں سے بھر جاتے ہیں۔

فضائی آلودگی کے خاتمے کے لیے اقدامات کئی سطحوں پر درکار ہیں۔ حکومتی سطح پر گاڑیوں اور فیکٹریوں کے اخراج کے معیارات پر عمل درآمد، بھٹوں کو جدید ٹیکنالوجی پر منتقل کرنا، پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتری اور شجرکاری کی بڑی مہمات ضروری ہیں۔ کمیونٹی کی سطح پر آگاہی اہم کردار ادا کرتی ہے: کوڑا نہ جلانا، درخت لگانا اور ان کی حفاظت کرنا، اور گھروں میں دھوئیں کو کم کرنے والے طریقے اپنانا۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے پروگراموں میں ماحولیاتی صحت کو اسی لیے شامل کیا جاتا ہے کہ صاف ہوا ہر شہری کا بنیادی حق اور صحت مند کمیونٹی کی بنیاد ہے۔ یاد رہے کہ آلودگی کے نقصان سے غریب طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے، کیونکہ وہ آلودہ علاقوں میں رہتا ہے اور علاج کی سہولت سے بھی محروم ہوتا ہے۔

نوٹ 4: اجتماعی تربیت کی اہمیت

اجتماعی تربیت سے مراد گروپ اور کمیونٹی کی سطح پر افراد کی وہ نشوونما ہے جس سے وہ مل کر سوچنا، فیصلہ کرنا اور کام کرنا سیکھتے ہیں۔ یہ تربیت صرف کتابی علم نہیں دیتی بلکہ اجتماعی زندگی کی عملی صلاحیتیں پیدا کرتی ہے: قیادت، تعاون، نظم و ضبط، وقت کی قدر، دوسروں کی رائے کا احترام اور مشترکہ وسائل کی حفاظت۔ اجتماعیت انسان کی فطرت ہے اور کمیونٹی کی طاقت اسی اجتماعی تربیت سے بنتی ہے۔ جس کمیونٹی کے افراد اجتماعی تربیت سے گزرے ہوں وہاں تنازعات کم ہوتے ہیں، فیصلے مشورے سے ہوتے ہیں اور اجتماعی کاموں میں سب حصہ لیتے ہیں۔

اجتماعی تربیت کی اہمیت کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں اس لیے خاص ہے کہ ترقی کے تمام منصوبے اجتماعی کوشش سے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ اجتماعی تربیت کے ذریعے کمیونٹی تنظیمیں مضبوط ہوتی ہیں، خواتین اور پسماندہ طبقات کو بولنے اور قیادت کا موقع ملتا ہے، اور نئی نسل میں شہری ذمہ داری کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ یہ تربیت اجلاسوں، اجتماعی منصوبوں، مذہبی و سماجی مجالس اور تربیتی پروگراموں سے حاصل ہوتی ہے۔ بالغاں کی تعلیم کے مراکز، کمیونٹی سینٹرز بھی اجتماعی تربیت کے مراکز ہوتے ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ انفرادی تربیت اچھا فرد بناتی ہے، جبکہ اجتماعی تربیت اچھی کمیونٹی بناتی ہے، اور اچھی کمیونٹیاں ہی مل کر مضبوط قوم بناتی ہیں۔

نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ تعلیم کے معاشی مقاصد و فرائض تعلیم کو روزگار، پیداوار اور غربت کے خاتمے سے جوڑتے ہیں؛ گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت کمیونٹی تنظیموں کی کامیابی کی بنیاد ہے؛ فضائی آلودگی کا خاتمہ صحت مند کمیونٹی کے لیے ناگزیر ہے اور اس میں حکومت کے ساتھ کمیونٹی کا تعاون بھی شرط ہے۔ مراجعتی تربیت وہ عمل ہے جو افراد کو منظم و ذمہ دار کمیونٹی میں بدلتا ہے۔ یہ چاروں موضوعات مل کر یہ سبق دیتے ہیں کہ کمیونٹی ڈویلپمنٹ معیشت، تنظیم، ماحول اور تربیت کا باہم جڑا ہوا نظام ہے۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com